اخبار احمدیہ

کراچی ۱۲ ستمبر (برقیہ) امیر جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے ایک اطلاع بذریعہ تار مظہر ہے کہ مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب ساقی (ربوہ سے) اور مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب اور مکرم عبد السلام صاحب (لنڈن سے) بخیریت کراچی پہنچ گئے ہیں۔

• نور آباد سندھ (بذریعہ ڈاک) حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ رقمطراز ہیں عزیزم میاں عبد المنان صاحب عمر فریضہ حج ادا کرنے جا چکے ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بخیریت کامران واپس لائے۔

ٹیونس کے ایک مقتدر مذہبی راہنما کا فرانس کو انتباہ

اگر ٹیونس کو مارشل شومان کے وعدے کے مطابق آزادی نہ دی گئی تو ملک میں خانہ جنگی شروع ہو جائیگی

پیرس ۱۴ ستمبر۔ ٹیونس کے ایک مقتدر قومی راہنما السید حبیب نے حکومت فرانس کو خبردار کیا ہے کہ اگر مارشل شومان کے وعدے کے مطابق ٹیونس کو کامل خود مختاری نہ دی گئی۔ تو سارے ملک میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔ اور اگر فرانس نے اس سلسلے میں ٹیونس کی قومی جماعت کو طاقت سے کچلنے کی کوشش کی۔ تو وہ کمیونسٹوں سے ناطہ جوڑ لے گی۔ — لنڈن ۱۴ ستمبر۔ ٹیونس اور مشرق وسطیٰ کے دیگر اسی قسم کے ملکوں کے سلسلہ میں برطانیہ اور فرانس کے درمیان جو اختلافات پیدا ہو گئے ہیں امید کی جاتی ہے کہ برطانیہ اور روس کے وزرائے خارجہ کے درمیان ایک اہم کانفرنس منعقد کی جائے گی

ایران تیل کے تنازعہ میں اقتصادی طور پر تباہ ہو سکتا ہے۔

— برطانوی وزیر اعظم کا ایران کو انتباہ —

لنڈن ۱۴ ستمبر برطانوی وزیر اعظم مسٹر ایٹلی نے آج ایک تیل صاف کرنے والے کارخانے کا افتتاح کرتے ہوئے ایران کو متنبہ کیا ہے کہ تیل کا تنازعہ نہایت ہی خطرناک ہے۔ اور یہ ایران کو اقتصادی طور پر تباہ کر سکتا ہے۔ آپ نے کہا برطانیہ اب بھی ایران سے تصفیہ کا سمجھوتہ کرنے اور دوستانہ تعاون کے لئے تیار ہے۔ ایران کو یاد رہنا چاہیئے کہ اگر اس کی تیل کی سپلائی میں دیر لگی تو ایران اپنی منڈیاں کھو بیٹھے گا۔

واشنگٹن ۱۴ ستمبر۔ ایران کی تیل کی گفتگو کو از سر نو شروع کرنے سے متعلقہ برطانیہ کے لئے نئی تجاویز امریکی وزارت خارجہ اور وہائٹ ہاؤس کے زیر غور ہیں۔ امریکی سیاسی ملقوں کا خیال ہے کہ اس سے از سر نو گفتگو شروع ہونے کی اساس نکل آنے کا امکان ہے۔

طہران ۱۴ ستمبر ایران آئل بورڈ نے ۳ آدمیوں کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو آبادان کے تیل صاف کرنے والے کارخانے کے عام نظم و نسق میں مدد دے گی۔ ایرانی حکام نے اس کارخانے کے حصہ مواصلات پر بھی قبضہ کر لیا ہے :

عام سیاسی جماعتوں کی پریڈ پر پابندی

لاہور ۱۴ ستمبر۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے فوری طور پر عام سیاسی جماعتوں کے (جنہیں حکومت نے تسلیم نہیں کیا، رضاکاروں کی تنظیموں کی پریڈوں ڈرل اور مظاہروں پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ اقدام قومی وحدت کو برقرار رکھنے قیام امن میں مد ہونے اور عام فسادات کے خدشوں کی روک تھام کے پیش نظر اٹھایا گیا ہے۔ اس اعلان میں دیگر تمام سیاسی جماعتوں کو حکومت کی زیر نگرانی شہری دفاع کے جاری شدہ تحریکوں میں شامل ہونے کی اپیل بھی کی گئی ہے۔ تا ہر ایک فرد کی سرگرمیاں ملک کے مفادات کے پیش نظر حکومت کی نگرانی میں پروان چڑھ سکیں۔

روس میں ۲ لاکھ کارکنوں سے جبراً کام لیا جا رہا ہے۔ پولینڈ۔ بلغاریہ ہنگری اور رومانیہ میں بھی یہ روسی غلامی کا قانون نافذ ہے

برسلز ۱۴ ستمبر۔ بین الاقوامی فری ٹریڈ یونین فیڈریشن کی ایک خاص رپورٹ کے مطابق روس میں دس اور بیس لاکھ کے درمیان کارکنوں سے جبری طور پر کام لیا جا رہا ہے۔ یعنی بالفاظ دیگر ہر دس آدمیوں میں سے ایک آدمی سے جبراً کام لیا جا رہا ہے اسی طرح زیکوسلاویکیہ۔ پولینڈ۔ بلغاریہ۔ ہنگری اور رومانیہ میں بھی روسی غلامی کے قانون پر عمل کیا جا رہا ہے۔ صرف روسی جرمنی میں جبری کام لینے کے طریقے قدرے مختلف ہیں۔ اس رپورٹ میں مندرجہ اعداد و شمار کی تصدیق کے لئے دلیل کے طور پر روس کے مختلف قوانین لیبر کوڈ۔ کرمنل کوڈ۔ روسی انسائیکلو پیڈیا اور متعلقہ لوگوں کے حلفیہ بیانات شامل ہیں۔ جن سے ایسا کام لیا گیا۔ رپورٹ میں آگے چل کر لکھا گیا ہے کہ سٹالین اپنے غلاموں سے بغیر کوئی رقم خرچ کئے سب سے زیادہ کام لیتے ہیں خفیہ پولیس بھی تعمیرات کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس کے تحت لکڑی۔ کوئلہ کریم اور فرنیچر کے کام ہوتے ہیں۔ مشرقی جرمنی میں قیدیوں کے کیمپوں اور جیلوں میں کام لینے کا سسٹم بنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ جبراً کام لینے کے لئے ۵۰۰ مربع میل کے ایک علاقہ میں یورانیم کی کانوں میں کام کرنے کے لئے دھوکہ سے مزدوروں کو بھرتی کیا جاتا ہے۔ اس علاقہ کے ارد گرد ۵ ہزار روسی فوجیوں کا زبردست پہرا ہے۔

لاہور ۱۴ ستمبر آج پاکستان ٹائمز کے سٹاف فوٹوگرافر مسٹر چودھری کا ذکر مبلغ ۳۵۴ روپے لے کر چمپت ہو گیا۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔ یہ حادثہ صبح دس بجے کے قریب پیش آیا "مذ" کا نام تھانہ میں درج نہیں تھا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

نعرہ ہا پُر درد مے زد از پئے خلق خدا
شد تضرع کار او پیش خدا لیل و نہار
سخت شورے بر فلک افتاد زاں عجز و دعا
قدسیاں را نیز شد چشم از غم آں اشکبار

خدا کی مخلوق کے لئے درد بھرے نعرے مارتا تھا۔ خدا کے آگے رات دن گڑگڑانا اس کا کام تھا اس عاجزی اور دعاؤں سے آسمان پر سخت شور پڑ گیا۔ اس کے غم سے فرشتے بھی رونے لگے۔

مجلس اقوام کے اخراجات کی جدید تقسیم

نیویارک ۱۴ ستمبر۔ توقع ہے کہ مجلس اقوام میں یہ سفارش کی جائے گی۔ کہ۔ امریکہ کی رکنیت کی فیس میں ۳ لاکھ پونڈ کی کمی کر دی جائے۔ اور روسی بلاک کی فیس میں ۶ لاکھ پونڈ کا اضافہ کر دیا جائے۔ اگر یہ تجویز منظور بھی ہو گئی تب بھی مجلس اقوام کی آمدنی کا ۳۶.۹ فیصدی حصہ امریکہ ادا کرتا رہے گا۔ اور روس کا چندہ ۱۳.۹ فیصدی ہی پر مشتمل ہو گا۔

نزدیک و دور سے — ۱۴ ستمبر

جنیوا اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم آج کراچی سے یہاں پہونچ گئے۔ آپ کراچی سے جمعرات کی شام کو روانہ ہوئے تھے۔

مکہ گیارہ ماہ رواں کو جس دن قائد اعظم مرحوم کی تیسری برسی تھی عرفات کے میدان میں ۳۰ لاکھ زائرین حج نے کشمیر اور فلسطین کی آزادی کے لئے اجتماعی دعا کی۔

کراچی۔ کل وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان معہ بیگم خیرپور کے لئے روانہ ہوں گے۔ آپ وہاں ریاست کے نوعمر حکمران علی مردان خان تالپور کی رسم مسند نشینی میں شرکت کریں گے۔

آج بھی پانی نہیں آیا۔

لاہور ۱۴ ستمبر۔ نہر اپر باری دوآب میں آج صبح پانی متوقع تھا۔ لیکن جو جواب اس سلسلے میں مشرقی پنجاب کی حکومت نے حکومت پنجاب کو ارسال کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ پچھلے دنوں مادھوپور کے قریب راوی نے رخ بدل لیا تھا۔ جس ہیڈ ورکس سے اس نہر کو پانی ملتا ہے۔ اب جب تک راوی کی سطح اتنی بلند نہ ہو پنجاب کو پانی نہیں آ سکتا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مشرقی پنجاب میں راوی کا پانی ہر نہر کو مل رہا ہے۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ "الفضل" لاہور
مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۱ء

قتلِ مرتد پر عقلی بحث

مودودی صاحب نے مسئلہ قتل مرتد کے متعلق قرآن۔ حدیث۔ آثار صحابہؓ۔ اقوال ائمہ مجتہدینؒ سے جو بحث فرمائی ہے۔ ہم اسکی غلطیاں واضح کر چکے ہیں۔ اور ثابت کر چکے ہیں۔ کہ شریعت اسلامیہ میں نفس ارتداد کی سزا نہ صرف یہ کہ قتل نہیں ہے بلکہ کوئی ایسی چھوٹی سے چھوٹی سزا بھی نہیں ہے۔ جو کوئی عدالت خواہ وہ کتنی بھی اسلامی حکومت کی عدالت ہو دینے کی مجاز ہے۔

اب ہم مودودی صاحب کے اس عقلی بت خانے کو توڑیں گے جو آپ نے خود ساختہ ڈھکوسلوں سے تیار کیا ہے۔ اور جو آپ کی اپنی کج فہمیوں کی پیداوار ہے۔ اور جو بنیاد ہے اس عظیم غلطی کی جس پر آپ نے اپنی غیر اسلامی باطل اور لادینی تحریک کے ہوائی قلعے بنانے کی سعی ناکام فرمائی ہے۔

مودودی صاحب کا مہلک اور لا علاج مرض یہ ہے۔ کہ آپ اسلام کو بھی محض ایک ویسی دنیاوی تحریک سمجھتے ہیں۔ جیسی کہ اشتراکیت فسطائیت وغیرہ دنیاوی تحریکیں ہیں۔ ان کے خیال میں حکومت الٰہیہ بھی ویسی ہی حکومت ہے۔ جیسی کہ دوسری دنیاوی حکومتیں خواہ وہ جمہوری ہوں۔ ہوں۔ یا خود مختار بادشاہی۔

مودودی صاحب کی تحریک پر اگرچہ سب سے پہلے ہم نے ہی یہ بنیادی اعتراض کیا تھا۔ لیکن ہم اس اعتراض کے تعلق میں اب منفرد نہیں ہیں بہفت روزہ الاعتصام گوجرانوالہ جو اہلحدیث کا مشہور آرگن ہے۔ اس کے مدیر مولوی محمد حنیف صاحب ندوی جو مودودی صاحب سے کئی باتوں میں تعاون کرنے کے حامی ہیں۔ "الاعتصام" کی اشاعت ۷ اگست ۱۹۵۱ء "جماعت اسلامی اور جمعیت علماء ہند" کے زیر عنوان مودودی صاحب کی طرف سے علماء ہند کے بیان کا جواب دیتے ہوئے اور مودودی صاحب کی صفائی پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مودودی صاحب کے لٹریچر پر ایک اعتراض یہ بھی ہے۔ کہ اس سے دین کے ساتھ صحیح وابستگی نہیں رہتی۔ اور اس کا سبب یہ بتایا ہے۔ کہ ان کے لٹریچر میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جو اسلاف کے ساتھ تعلق خاطر کو کم کر دیتی ہیں۔

یہ اعتراض بلاشبہ وزنی ہے لیکن جبتک اس میں یہ ابہام رہے گا۔ کہ وہ کیا چیزیں ہیں اس وقت تک اہل علم کم ازکم اس کو درخور اعتناء نہیں سمجھیں گے۔ اس سے بھی بڑا اور آخری اعتراض یہ ہے کہ مودودی صاحب ایک نئے دین کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔

اگر اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ انہوں نے اسلام کی جو تعبیر پیش کی ہے۔ اس کے بعض گوشوں پر تنقید ہو سکتی ہے۔ مثلاً یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے موجودہ ازموں کو سامنے رکھ کر اسلام کو بھی ایک ازم ہی کی حیثیت سے پیش فرمایا ہے اور اسی سطح پر لا کھڑا کیا ہے۔ جس پر کہ اشتراکیت وغیرہ ہے تو بات بن جاتی۔" (الاعتصام ۷ اگست)

اگرچہ ندوی صاحب نے آپ کی اس غلطی کو محض "بعض گوشوں" کے مبہم الفاظ سے ناوانستہ مودودی صاحب کی ایک معمولی فروگذاشت متصور کرانا چاہا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ مودودی صاحب کی یہی بنیادی غلطی ہے۔ جو ان کی تحریک کو باوجودیکہ انہوں نے اسے اسلامی اصطلاحات سے مزین فرمایا ہے۔ ایک خالص غیر اسلامی باطل اور لادینی تحریک بنا دیتی ہے۔ مودودی صاحب کے خیال میں، اللہ تعالیٰ ایک ایسا ہی خود پرست بادشاہ ہے۔ جیسا کہ (نعوذ باللہ من ذالک) فرعون نمرود وغیرہ خود پرست بادشاہ تھے۔ جو بالجبر اپنی پرستش کرانا اور سطوت قائم رکھنا چاہتے تھے۔ یا جیسا کہ امریکہ کا صدر جمہوریت ہے۔ جو بالجبر تمام دنیا پر امریکی طرز کی زندگی ٹھونسنا چاہتا ہے۔ اور جیسے کہ سٹالن روس کا آمر ہے۔ جو دنیا میں بالجبر اشتراکی انقلاب برپا کرنا چاہتا ہے۔

اب اس بات کو ہم ایک دوسرے زاویہ سے جانچتے ہیں۔ مودودی صاحب اپنے اسی کتابچہ میں جو آپ نے قتل مرتد کے مسئلہ پر شائع کیا ہے فرماتے ہیں۔

"اس کا (اسلام کا۔ راقم) تعلق صرف مابعد الطبیعت سے ہی نہیں۔ بلکہ طبیعت اور مابعد الطبیعت سے بھی ہے"۔ (مرتد کی سزا صفحہ ۴۷)

مودودی صاحب نے یہ بات جس بات کو واضح کرنے کے لئے کہی ہے۔ اس پر تو ہم بعد میں بحث کریں گے یہاں ہمیں صرف یہ دکھانا ہے کہ مودودی صاحب کی اپنی تحریک عملاً اس جملہ کے برعکس پر انحصار رکھتی ہے۔ یعنی آپ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اسلام صرف طبیعت اور مابعد الطبیعت سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ مابعد الطبیعت سے اس کا کوئی تعلق واسطہ نہیں یہی وجہ ہے۔ کہ آپ اپنا نظریہ ثابت کرنے کے لئے قرآن و حدیث کو پیش نہیں کرتے۔ یا کرتے ہیں تو رکیک تاویل کرتے ہیں۔ بلکہ اشتراکی یا دوسرے دنیاوی جمہوری نظاموں یا حکومتوں کی مثالیں پیش کرتے ہیں مثلاً آپ یہ ثابت کرنے کے لئے کہ اسلامی حکومت میں بھی مرتد کی سزا قتل ہے۔ انگلستان جیسی خالص دنیاوی جمہوریت کے قانون سے برطانوی رعایا British subjects) اور اغیار رعایا (aliens) کا امتیازی قانون پیش کرتے ہیں۔ گویا آپ کے خیال میں اسلام بھی قانون انگلستان کی طرح صرف طبیعت اور مابعد الطبیعت سے تعلق رکھتا ہے اس کا بھی مابعد الطبیعت سے کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ سوچیئے اسلام پر یہ کس قدر ظلم ہے۔

اگر ہم ایک طرف دین اسلام کو ایسے ادیان سے ممیز کرتے ہیں۔ جو صرف مابعد الطبیعات سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو دوسری طرف ہمیں اسلامی حکومت کو ایسی تمام دنیاوی حکومتوں سے ممتاز کرنا پڑیگا جو صرف طبیعت اور مابعد الطبیعت سے ہی تعلق رکھتی ہیں اور مابعد الطبیعت سے کوئی واسطہ نہیں رکھتیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلامی حکومت کا قانون غیر مسلموں کے لئے عام اصطلاحات استعمال نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اپنی خاص اصطلاحات خود وضع کرتا ہے۔ وہ اپنی غیر اسلامی رعایا کے لئے اغیار رعایا (aliens) کا لفظ استعمال نہیں کرتا۔ بلکہ مستامن اور ذمی کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ اس لئے کہ اس کا قانون دنیاوی حکومتوں سے مختلف ہے۔ وہ اپنے قانون کے پیش نظر ایسے الفاظ یا اصطلاحات استعمال کرتا ہے۔ جو اس کے خاص قانون کے مفہوم کو زیادہ سے زیادہ ادا کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

اسلام ایک اعتدال کا دین ہے۔ وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ اگر ہمیں کوئی ضرر بھی پہنچائے۔ تو وہ یہ نہیں کہتا۔ کہ ضرور دانت کے بدلے دانت ہی لو۔ اور نہ یہ کہتا ہے۔ کہ اگر کوئی تمہاری ایک گال پر طمانچہ مارے۔ تو تم دوسرا گال بھی اس کے آگے کر دو۔ بلکہ وہ یہ حکم دیتا ہے۔

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ (شوریٰ ع ۴)

یعنی اگر سزا سے اصلاح ہوتی ہو۔ تو سزا دو اور اگر درگذر سے اصلاح ہوتی ہو۔ تو درگذر کرو۔ اس کے پیش نظر اصلاح ہے نہ کہ صرف انتقام۔ اس طرح اسلامی حکومت کا قانون یہ نہیں ہے۔ کہ ہر مرتد کو چھوڑ دو۔ بلکہ وہ کہتا ہے کہ وہ مرتد جو محارب ہے۔ اور محارب اللہ والرسول کی تعریف میں آتا ہو۔ اس کی سزا نوعیت جرم اور حالات کے مطابق قتل بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن جو مرتد محارب اللہ والرسول کی تعریف میں نہیں آتا۔ جو صرف اپنی اُخروی نجات کے پیش نظر تبدیل مذہب کرتا ہے۔ خواہ وہ کتنا ہی کفر و شرک کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے۔ اس کی سزا کوئی انسانی عدالت نہیں دے سکتی۔ خواہ وہ کتنی ہی اسلامی حکومت کی مقرر کردہ عدالت کیوں نہ ہو۔ بلکہ اسکی سزا وہی ہے۔ جو کافر اول یا مشرک اول کی سزا ہے۔ جو اس کو اللہ تعالیٰ ہی خود قیامت کو دے گا۔ یعنی وہ جہنم کی آگ کا ایندھن بنایا جائے گا۔

اے سیاسی علماؤ خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شرم کرو۔ اللہ تعالیٰ کے کلام اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنی خون آشامی کی تسکین کے لئے کھیل نہ بناؤ۔

(باقی)

دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے مزید روپے کی ضرورت

لجنات اماء اللہ توجہ کریں

جیسا کہ بہنوں کو معلوم ہے۔ لجنہ اماء اللہ کا دفتر شاندار پیمانے پر تعمیر ہو رہا ہے۔ اس وقت تک اس مقصد کے لئے جس قدر رقم جمع کی گئی تھی۔ وہ سب ختم ہو چکی ہے۔ اور مزید تیس ہزار روپے کی تعمیر کی تکمیل کے لئے ضرورت ہے۔ جس کے جمع کرنے کی اجازت نظارت بیت المال سے لے لی گئی ہے رقم تقسیم کر کے تمام لجنات پر پھیلا دی گئی ہے۔ لیکن اس وقت تک باوجود بار بار اعلان کرنے کے بہت کم لجنات نے اس طرف توجہ دی ہے۔ تمام لجنات کی عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ مستورات کے سامنے اس چندہ کی اہمیت کو بیان کریں۔ اور جلد از جلد مقررہ رقم کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ جہاں لجنات قائم نہیں۔ وہاں کی مستورات کو چاہیئے۔ کہ براہِ راست مرکز میں اپنا چندہ بھجوا دیں۔ اگر جلد از جلد رقم جمع نہ کی گئی۔ تو ڈر ہے کہ عمارت کا کام بند نہ کرنا پڑے۔

چندہ سالانہ اجتماع

۱۲ - ۱۳ - ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۱ء

اجتماع بالکل قریب ہے۔ مجالس چندہ سالانہ اجتماع ہر خادم سے شرح کے مطابق وصول کر کے جلد تر مرکز میں بھجوا دیں۔ تا انتظامات کی تیاری میں روک نہ ہو۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خطبہ جمعہ

خطبہ نمبر ۲۹

251

کوشش کرو کہ سوائے اشد معذوری کے کوئی احمدی بھی تحریک جدید میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے

مرکز ایک نقطہ مرکزی کی حیثیت رکھتا ہے لہذا اسے سب سے پہلے بیداری کا ثبوت دینا چاہیئے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۱ اگست ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

مرتبہ۔ سلطان احمد صاحب پیرکوٹی واقف زندگی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ایک لمبے عرصہ کے بعد

میں مسجد میں آنے کے قابل ہو سکا ہوں۔ ابھی میرے گھٹنے کی تکلیف پوری طرح رفع نہیں ہوئی تاہم میں اس قابل ہو گیا ہوں کہ چل پھر سکوں سیڑھیوں پر ابھی چڑھنا ذرا مشکل ہے۔ اب جبکہ میں مسجد کی طرف آ رہا تھا۔ مجھے سیڑھیوں کا خیال نہیں تھا۔ اس لئے جب سیڑھیوں پر چڑھنے لگا۔ تو مشکل معلوم ہوئی۔ اور دو تین سوٹیوں کا سہارا لے کر میں تین سیڑھیاں چڑھ سکا۔ ویسے میدان میں میں بغیر سہارے کے چل پھر سکتا ہوں۔ مگر تھوڑا۔

آج میں آپ لوگوں کو

ایک حدیث

کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ الا ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ خوب کان کھول کے سن لو۔ کہ انسانی جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے۔ اذا صلح صلح الجسد کلہ۔ جب وہ گوشت کا لوتھڑا ٹھیک ہوتا ہے تو سارا جسم انسانی ٹھیک ہو جاتا ہے۔ واذا فسد فسد الجسد کلہ اور جب وہ لوتھڑا خراب ہو جاتا ہے۔ تو سارا انسانی جسم خراب ہو جاتا ہے۔ پھر فرمایا ألا وھو القلب سنو

وہ گوشت کا لوتھڑا دل ہے

قرآن کریم میں اللہ تعالے نے قلوب کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ صدور میں ہیں۔ قرآن کریم میں جب "قلب" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ تو اس سے مراد وہی قلب ہوتا ہے۔ جو سینہ میں ہوتا ہے۔ اور وہ دل جو انسانی جسم کو خون مہیا کرنے والا ہے۔ وہ بھی سینہ میں ہی واقعہ ہے لوگوں نے خصوصاً اس زمانہ کے سائنس دانوں اور تشریح ابدان والوں نے کہا ہے کہ وہ چیز جو انسانی اعمال۔ افعال۔ ارادوں اور خواہشات کو منضبط کرتی ہے۔ اور انہیں ایک نظام کے نیچے لاتی ہے۔ آیا وہ دل ہے یا دماغ۔ موجودہ سائنس دانوں کا فیصلہ یہی ہے۔ کہ وہ دل نہیں دماغ ہے۔ سائنس دانوں سے ڈر کر بعض مسلمان علماء نے بھی قرآن کی آیات کی ایسی تفسیر شروع کر دی ہے۔ جس سے یہ نکلتا ہے۔ کہ

قلب سے مراد

قلب انسانی نہیں۔ اس سے مراد محض وہ مقام ہے جو انسانی جسم پر حکومت کرتا ہے۔ چاہے وہ دماغ ہی ہو۔ میرے نزدیک یہ توجیہہ محض ڈر کی وجہ سے ہے۔ کئی لوگوں نے کوشش کی ہے کہ وہ سائنس کے ڈر کی وجہ سے قرآنی آیات کو موجودہ سائنس کے نظریات کے ماتحت کر دیں لیکن جہاں تک قرآن کریم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ میرے نزدیک قلب سے مراد وہی چیز ہے جو سینہ میں ہوتی ہے۔ اور اس چیز کو دماغ قرار دینا محض دھینگا مشتی ہے۔

اس وقت میں اس حدیث کے لفظی معنوں کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ بلکہ اس کے عمومی استدلال کی طرف آپ لوگوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں

اعمال کی صفائی

دل کی صفائی کے ساتھ وابستہ ہے۔ تم اپنے ہاتھوں کی صفائی کر کے پاک نہیں ہو سکتے۔ تم اپنے منہ کی صفائی کر کے پاک نہیں ہو سکتے ۔ تم اپنی سر کی صفائی کر کے پاک نہیں ہو سکتے کیونکہ پاکیزگی کا منبع دل ہے۔ لیکن اگر تم اپنے دل کی صفائی کر لو گے۔ تو تمہارا منہ پاک ہو جائے گا۔ تمہارے ہاتھ بھی پاک ہو جائیں گے۔ تمہارے پاؤں بھی پاک ہو جائیں گے۔ ہے جسم کی صفائی کیلئے دل کی صفائی لازمی نہیں ممکن ہے جسم کی صفائی کے ساتھ دل صاف ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ صاف نہ ہو۔ اگر جسم کی صفائی کے ساتھ دل صاف ہو جاتا ہے۔ تو یہ ایک اتفاقی امر ہے۔ ورنہ دل کی صفائی اور جسم کی صفائی آپس میں لازم ملزوم نہیں۔ ہاں اس سے یہ استدلال ضرور ہوتا ہے کہ دنیا کے تمام نظاموں میں ایک چیز کو قلب کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ اور دوسری چیزوں کو جوارح کی۔ اس سے جہاں یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ جسمانی صفائی دل کی صفائی پر منحصر ہے۔ وہاں یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے۔ کہ دنیا کے تمام نظاموں میں جس چیز کو دل کی حیثیت حاصل ہوگی۔ باقی سب چیزوں کی صفائی اس کی صفائی پر منحصر ہوگی۔

ہماری جماعت بھی

ایک نظام کے ماتحت

ہے۔ وہ بھی ایک جسم انسانی کے مشابہ ہے جن چیزوں میں نظام ہوتا ہے۔ وہ ایک دوسرے کا اثر قبول کرتی ہیں لیکن جن چیزوں میں نظام نہیں ہوتا۔ وہ ایک دوسرے کا اثر قبول نہیں کرتیں۔ مثلاً ایک دیوار ہے۔ دوسری دیوار اس سے سو گز یا ڈیڑھ سو گز کے فاصلہ پر ہے۔ اب اگر ایک دیوار گر جائے۔ یا اسے کوئی صدمہ پہنچے۔ تو دوسری کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچیگا لیکن اگر وہ دونوں دیواریں ایک مکان کا حصہ ہوں تو ایک کے گرنے سے دوسری کو صدمہ پہنچے گا مکان بیکار ہو جائے گا۔ اور وہ نئے سرے سے بنانا پڑے گا

غرض جو چیزیں

نظام سے وابستہ

ہوتی ہیں۔ ان کا ایک قلب ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح انسانی جسم میں ایک قلب ہوتا ہے۔ جب انسانی جسم میں اس کے نظام کو برقرار رکھنے کے لئے قلب کی ضرورت ہے۔ تو جہاں اس قسم کی دوسری چیزیں پائی جائینگی۔ وہاں بھی یہی قانون جاری ہو جائے گا۔ اور جو چیز بھی انسانی جسم کے مشابہ ہوگی۔ وہاں یہ اصول جاری ہو جائے گا۔ مثلاً یہی مثال لے لو کہ ایک شخص کافر ہو گیا ہے۔ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا تسلیم کرتا ہے۔ ایسے شخص کے متعلق قرآن کریم میں جو احکام ملتے ہیں۔ اس سے ملتے جلتے شخص پر بھی وہی احکام لگیں گے۔ یہ نہیں کہ وہ احکام صرف ایک عیسائی یا صرف ایک یہودی کے لئے ہیں۔ بلکہ جو بھی ایک عیسائی یا یہودی کی طرح اعمال کرے گا۔ اس پر وہی احکام جاری ہوں گے۔ مثلاً مجوسی ہیں۔ ان پر بھی عیسائیوں اور یہودیوں والے احکام جاری ہوں گے۔ چنانچہ مجوسیوں کے متعلق حضرت عمرؓ کے زمانہ میں صحابہؓ نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ ان سے وہی سلوک کیا جائے گا۔ جو عیسائیوں سے کیا جاتا ہے حالانکہ مجوسیوں کے متعلق قرآن کریم میں تفصیلی ذکر نہیں آتا۔ قرآن کریم ان کا اشاروں میں ذکر کرتا ہے۔

پس جو چیز بھی

انسانی جسم کے مشابہ

ہوگی۔ اور جہاں بھی یہ معلوم ہوگا۔ کہ ایک چیز دوسری چیز کے تابع ہے۔ اور وہ ایک دوسری پر اثر انداز ہوتی ہے وہاں یہ ماننا پڑیگا۔ کہ ان دونوں چیزوں کو آپس میں جسم اور قلب کی حیثیت حاصل ہے اذا فسدت فسد الجسد کلہ جب ان کا مرکزی نقطہ خراب ہو جائے گا۔ تو وہ ساری چیزیں خراب ہو جائیں گی۔ جو اس کے تابع ہوں گی۔ واذا صلحت صلح الجسد کلہ۔ اور جب ان کا مرکزی نقطہ صحیح ہو جائیگا۔ تو وہ ساری چیزیں صحیح ہو جائیں گی۔ جو اس کے تابع ہوں گی۔ بالکل اسی طرح جس طرح دل کے خراب ہونے سے سارا جسم انسانی خراب ہو جاتا ہے۔ اور اس کے صحیح ہونے سے سارا جسم انسانی صحیح ہو جاتا ہے۔ مثلاً اسلام کا ایک نقطہ مرکزی خدا تعالے ہے۔ پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مرکزی نقطہ ہیں پھر قرآن کریم ایک مرکزی نقطہ ہے پھر اس زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک نقطہ مرکزی ہیں۔ پھر خلافت نقطہ مرکزی ہے۔ پھر ان کے ساتھ مرکز بھی ایک نقطہ مرکزی ہے ایک زمانہ میں قادیان مرکز تھا۔ اب عارضی طور پر ربوہ مرکز ہے پھر علاقوں علاقوں کی مرکزی جماعتیں نقطہ مرکزی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور وہ بیرونی جماعتوں کو متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکتیں

بہرحال مرکز میں کوئی خرابی پیدا ہوگی۔

تو بیرونی جماعتیں بھی اس سے متاثر ہوں گی مثلاً مرکز میں اگر نمازوں میں سستی یا چستی پیدا ہو جائے تو باہر سے جب کوئی مہمان آئے گا۔ تو وہ یہاں سے کچھ باتیں اخذ کرے گا۔ اور اپنے گاؤں جا کر کہے گا۔ کہ میں نے ربوہ میں دیکھا ہے۔ کہ لوگ نمازوں کے بہت پابند ہیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ اس طرح بہت حد تک اس جماعت کے لوگ نمازوں کے پابند ہو جائیں گے۔ لیکن اگر وہ مہمان مرکز سے بُرا اثر لیکر گیا ہے۔ تو جب کوئی مہمان اٹھ کر لوگوں کو نماز کی پابندی کرنے کی تلقین کرے گا۔ تو وہ شخص کہے گا۔ میں ربوہ میں گیا تھا۔ وہاں بھی لوگ نماز کے پابند نہیں۔ اس طرح جماعت میں سستی پھیل جائے گی پس، اذا فسدت فسد الجسد کلہ واذا صلحت صلح الجسد کلّہٗ۔

مرکز وہ جگہ نہیں ہو سکتی۔ جہاں باہر سے لوگ نہ آئیں۔ اور

جب لوگ باہر سے آئیں گے

تو نہ ان کی آنکھیں بند کی جا سکتی ہیں۔ نہ ان کے کانوں میں روئی ٹھونسی جا سکتی ہے۔ اور نہ ان کی زبانیں کاٹی جا سکتی ہیں۔ وہ جب آئیں گے۔ وہ دیکھیں گے بھی۔ وہ سنیں گے بھی۔ اور وہ اپنے اپنے گاؤں میں واپس جا کر باتیں بھی کریں گے۔ پس ربوہ پر ویسی ہی ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ جیسی ذمہ داریاں پہلے قادیان پر تھیں۔ اور اب بھی ہیں۔ بلکہ اب ربوہ کا جماعت پر زیادہ وسیع اثر ہے۔ کیونکہ عارضی طور پر خلافت ربوہ میں آ گئی ہے۔ جب خدا تعالےٰ چاہے گا۔ اور وہ کامیابی اور کامرانی کے ساتھ مسلمانوں کو واپس ان کے گھروں میں لے جائے گا۔ تو پھر قادیان مرکز بن جائے گا۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں ہوں گے۔ کہ ربوہ مرکز نہیں رہے گا۔ ربوہ کیا۔ ہمیں سینکڑوں اور مراکز کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ہر ملک اور ہر علاقہ میں ایک مرکز کا ہونا ضروری ہے۔ اور اس وقت مختلف ممالک میں بعض جگہیں

مراکز کی حیثیت

رکھتی ہیں۔ مثلاً گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) کے لوگ جب سالٹ پانڈ جاتے ہیں۔ تو کہتے ہیں ہم مرکز میں گئے تھے۔ ان کے لئے سالٹ پانڈ ہی مرکز ہے۔ کیونکہ انچارج مبلغ وہاں رہتا ہے۔ اور وہیں سے انہیں ہدایات ملتی ہیں۔ پھر نائیجیریا میں لیگوس کی جماعت بیرونی جماعتوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ کیونکہ وہاں مرکزی مبلغ رہتا ہے۔ اور وہیں سے تمام جماعتوں کو احکام جاری ہوتے ہیں۔ اب امریکہ میں واشنگٹن کو مرکز کی حیثیت حاصل ہے۔ اور ضروری ہے۔ کہ اس کا اثر دوسری جماعتوں پر پڑے۔ انڈونیشیا میں جکارتا جماعت کا مرکز ہے۔ حکومت کا مرکز بھی وہی ہے۔ پس لازمی ہے۔ کہ وہاں کی جماعت کی

کوتاہیوں یا خوبیوں کا اثر تمام دوسری جماعتوں پر پڑے۔ لیکن ربوہ کو ان مراکز سے زیادہ حیثیت حاصل ہے۔ خلافت یہاں ہے۔ اور اس وقت تک خلافت یہیں رہے گی۔ جب تک کہ ہندوستان میں امن قائم نہیں ہو جاتا۔ ہمیں وہاں تبلیغ کی پوری آزادی نہیں مل جاتی۔ اور ہم دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مل کر وہاں امن کی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ نادان احراری

ہم پر اعتراض کرتے ہیں

کہ ہمیں قادیان واپس جانے کی خواہش ہے۔ ان کے ذہن میں یہ بات نہیں آتی۔ کہ مکہ مسلمانوں کا مرکز ہے۔ جو اس وقت اہلحدیث کے ماتحت ہے۔ کیا سنیوں کو وہاں جانے کی خواہش نہیں۔ لیکن ذلّت کے ساتھ زندگی گزارنا اور عزت کے ساتھ کہیں رہنا دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ ہم ذلّت کے ساتھ واپس جانا نہیں چاہتے ہم اس وقت واپس جانے کی خواہش رکھتے ہیں جب ہمارے ساتھ دوسرے مسلمانوں کو بھی وہاں مکمل آزادی حاصل ہوگی۔ کیونکہ جہاں تک ہندوؤں اور عیسائیوں کا تعلق ہے۔ وہ ہمیں ویسے ہی مسلمان سمجھتے ہیں جیسے دوسرے مسلمانوں کو۔ اس لئے یہ شور مچانا محض احمقانہ بات ہے۔ اور یا پھر اس بات کی علامت ہے۔ کہ ان کی ہمتیں ٹوٹ چکی ہیں۔ اور ان کے ارادے پست ہو چکے ہیں۔ اس لئے وہ اپنی آبائی عزت کو واپس لینا نہیں چاہتے۔ یا یہ بات محض دشمنی کی وجہ سے ہے کیونکہ انسان عداوت کی وجہ سے ایسی باتیں بھی کر لیتا ہے۔ بلکہ عداوت میں اگر وہ اپنے ماں باپ بہن بھائیوں اور دوسرے عزیزوں کو گالیاں بھی دے لیتا ہے۔ پس جب تک

ربوہ میں خلافت

ہے، اسے بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اور یہ اہمیت ساری دنیا پر اثر انداز ہوگی۔ پھر جب قادیان واپس مل جائے گا۔ تب بھی یہ مرکز رہیگا۔ کیونکہ یہاں اللہ تعالےٰ کے حضور بے شمار دعائیں کی گئی ہیں۔ مگر اس وقت یہ اپنے علاقہ کا مرکز ہو جائے گا۔ اور اسکی وہ حیثیت نہیں رہے گی۔ جو اب ہے۔

گزشتہ ۱۷ سال سے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے۔ اور سب سے پہلے میں نے قادیان کے لوگوں کو مخاطب کیا تھا۔ اور اب میرے سامنے ربوہ کے لوگ بیٹھے ہیں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ چند سالوں سے جماعت کی تحریک جدید کی طرف وہ توجہ نہیں رہی۔ جو پہلے تھی۔ حالانکہ کام پہلے سے بیسیوں گنے بڑھ گیا ہے۔ مبلغوں کی تعداد جو اب ہے اس سے پہلے اس کا بیسواں حصہ بھی نہیں تھی جماعت کی جو تنظیم اب ہے اس سے پہلے اس کا بیسواں حصہ بھی نہیں تھی۔ جماعت کی جو تعداد اب ہے اس سے پہلے اس کا بیسواں حصہ بھی نہیں تھی الا ماشاء اللہ بعض جگہوں پر جماعت کم ہو گئی ہے ورنہ عام طور پر جماعت بڑھی ہے لیکن ابھی تک ہماری تبلیغ اتنی بھی نہیں۔ جتنا آٹے میں نمک ہوتا ہے۔ اس وقت ہمارا مخاطب طبقہ دس پندرہ لاکھ کی تعداد میں ہے۔ اور دنیا کی تعداد اڑھائی ارب ہے۔ ہم نے تو اس تعداد کو دس کروڑ بنانا ہے۔ اور پھر اڑھائی ارب لیکن ہم ابھی سے سو گئے ہیں۔ جو تعداد ہماری مخاطب ہے۔ وہ اڑھائی ارب میں اڑھائی ہزارواں حصہ بھی نہیں۔ اتنا حصہ نمک اگر آٹے میں ڈال دیا جائے۔ تو اس کا پتہ بھی نہیں لگے گا۔ مثلاً آدھ سیر آٹا ہو۔ تو آدھ سیر میں چالیس تولے ہوتے ہیں۔ اور چالیس تولے میں ۴۸۰ ماشے ہوتے ہیں۔ اور ۴۸۰ ماشوں میں ۳۸۴۰ رتیاں ہوتی ہیں۔ گویا ہم اگر دنیا کی آبادی کے لحاظ سے اپنی تبلیغ کا اندازہ لگائیں تو اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ جس طرح آدھ سیر آٹے میں رتی یا ڈیڑھ رتی نمک ڈالا جائے۔ اگر آدھ سیر آٹے میں رتی ڈیڑھ رتی نمک ڈالا جائے۔ تو اس کا پتہ بھی نہیں لگے گا۔ بلکہ اگر اتنی مقدار نمک کی ایک لقمہ میں بھی ڈالی جائے۔ تو وہ زیادہ محسوس نہ ہوگا۔ لیکن اتنی بات پر ہی ہم میں غفلت پیدا ہو گئی ہے۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ہماری تبلیغ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچتی

پھر یہ بھی سوچو

کہ سارے لوگ ہماری بات نہیں مانتے۔ ۱۰-۱۱ لاکھ آدمی کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہزار دو ہزار آدمی ہماری بات مانیں گے۔ باقی لوگ ہمارے مخالف ہو جائیں گے یا بات سن کر اس پر عمل نہیں کریں گے۔ اگر تمہارا یہی فیصلہ ہے۔ کہ ہماری تبلیغ ساری دنیا میں پھیلے تو دس بیس یا تیس ہزار کیا دو تین لاکھ آدمی ہماری باتیں سنیں۔ اور انہیں مانیں تب کام ہوگا۔ پھر بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جب کسی علاقہ میں سچائی پھیل جاتی ہے۔ تو سارا ملک کا ملک اس سچائی کو قبول کر لیتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھی پہلے ایک ایک کر کے آدمی آئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھی پہلے ایک ایک کر کے آدمی آئے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس بھی پہلے ایک ایک کر کے آدمی آئے، پھر سب لوگ آ گئے۔ اسی طرح اگر ہمارے پاس کسی جزیرہ کے لاکھ دو لاکھ آدمی آ جائیں۔ اور وہ وہاں کی آبادی کے ۳۰-۴۰ فی صدی ہو جائیں۔ تو باقی ۶۰-۷۰ فی صدی ایک دن میں ایمان لے آئیں گے۔ پھر ایک جزیرہ سے دوسرا جزیرہ متاثر ہوگا۔ اور وہاں کے لوگ ایمان لے آئیں گے۔ لیکن اس دن کو لانے کے لئے کوئی معیار تو ہونا چاہیئے کہ ہماری تبلیغ اڑھائی ارب لوگوں میں پھیل جائے۔ لیکن ہم دس پندرہ لاکھ سے بھی نیچے اتر رہے ہیں۔ دفتر سے مجھے روزانہ کاغذات آتے ہیں۔ کہ فلاں کام کو بند کر دیا جائے۔ فلاں محکمہ کو توڑ دیا جائے۔ کیونکہ اب سارا کام قرضہ پر چل رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں سب سے بڑی ذمہ داری مرکز پر آتی ہے۔ قادیان باقی دنیا سے پوشیدہ ہے۔ وہ صرف اب ہندوستان کا مرکز ہے۔ وہ اب بورنیو۔ ملایا۔ سماٹرا۔ جاوا۔ سیلبس۔ انگلینڈ۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ امریکہ۔ ایسٹ افریقہ یعنی ٹانگانیکا۔ کینیا کالونی اور یوگنڈا۔ مغربی افریقہ یعنی گولڈ کوسٹ

نائیجیریا اور سیرالیون۔ عراق۔ شام۔ عرب فلسطین پاکستان اور سیلون وغیرہ کے سامنے نہیں پس ہمیں مرکز کو پکڑنا چاہیئے۔ اور ہمیں مرکز میں کام اس قدر مکمل کر لینا چاہیئے۔ کہ ہم باہر کی جماعتوں کو چیلنج کر سکیں۔ کہ مرکز نے اپنے اندر اس قدر تبدیلی پیدا کر لی ہے۔ تمہیں بھی اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنا چاہیئے۔ ہمیں اپنی تحریکوں میں جو کامیابی ہوئی ہے۔ اسکی بڑی وجہ یہی تھی۔ کہ مرکز پکا ہوتا تھا۔ اور جب مرکز پکا ہوتا ہے۔ تو پھر کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ لوگ خودبخود اپنے اندر بیداری پیدا کر لیتے ہیں۔ جلسہ تو اتوار کو ہے۔ لیکن شاید بیماری کی وجہ سے مجھے وہاں آنے کا موقع نہ ملے۔ اس لئے میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ لوگوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ربوہ کی تمام مجلسیں۔ ادارے۔ پریذیڈنٹ صاحبان سکرٹری مل کر ایسی کوشش کریں۔ کہ ہر مرد اور عورت جس کے لئے مادی لحاظ سے تحریک جدید میں حصہ لینا ممکن ہے۔ وہ اس میں حصہ لے۔ اور پھر اپنے وعدہ کو جلدی سے پورا کرے۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب باقی شرائط کو بھی پورا کیا جائے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ باقی شرائط پر ہمارے گھر میں بھی اب پوری طرح عمل نہیں ہو رہا۔ اور وہ شرائط سادہ زندگی بسر کرنا۔ فضول خرچی سے بچنا۔ زیورات اور کپڑوں پر زیادہ خرچ نہ کرنا۔ ایک سالن کھانا۔ سینما اور تماشوں میں نہ جانا۔ ہمیں پہلے یہ شکایت نہیں تھی۔ کہ جماعت کے نوجوان سینماؤں میں جاتے ہیں۔ لیکن اب بعض اوقات ایسی شکایات ملتی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سارے تو نہیں۔ لیکن ایک تعداد نوجوانوں کی سینماؤں میں جاتی ہے۔ اگر سو لڑکا سینما میں جائے۔ اور چار چار آنہ کا بھی ٹکٹ ہو۔ تو تین سو روپیہ سالانہ ہمارا اس طرح ضائع ہوتا ہے۔ اگر یہ روپیہ تحریک میں جاتا۔ تو اس سے عظیم الشان فائدہ ہوتا۔ پھر کھانے میں صحیح طور پر بچت کی جائے تو پانچ چھ روپے ماہوار کی بچت ہو جاتی ہے۔ اور ایک غریب سے غریب آدمی بھی اٹھنی ماہوار بچا لیتا ہے۔ اب اگر اٹھنی ماہوار کا بھی اندازہ رکھا جائے۔ تو کتنی بچت ہو سکتی ہے۔ اگر جماعت کا ہر بچانے والا اٹھنی ماہوار بھی بچا لے اور اس کا نصف بھی تحریک میں دے۔ تو لاکھوں روپے کی آمد ہو سکتی ہے۔ اگر ایک ایک آنہ بھی ماہوار آئے۔ تو موجودہ بجٹ سے ۷۵۰۰۰ روپے زیادہ کی آمد ہو سکتی ہے۔

ہر چیز کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ ہوتا ہے۔ اور اسی رستہ کے ذریعہ اس چیز کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ فاتوا البیوت من ابوابھا۔ یعنی گھروں میں دروازوں کے رستہ داخل ہو۔ اگر تم دیواریں پھاند کر اندر داخل ہو جاؤ گے تو یہ طریق درست نہیں ہوگا۔ اگر تم تلوار چلانا اور ہتھیار سے کام لینا سیکھو نہیں۔ اور دفاع اور حملہ کے طریق نہ سیکھو بلکہ یونہی سینہ تان کر دشمن کے سامنے چلے جاؤ۔ اور وہ تمہیں گولی مار کر ہلاک کر دے۔ تو اس سے ملک کو کیا فائدہ ہوگا۔ اس سے تمہاری قوم کو کیا فائدہ ہوگا۔ اگر چھوٹی سے چھوٹی تلوار بھی ہو۔ چاقو ہو۔ یا ڈنڈا ہی ہو۔ اور اس سے کام لینے کا فن تمہیں آتا ہو۔ تو تم قوم کے لئے مفید وجود بن سکتے ہو۔

لیکن اگر تمہیں تلوار یا لاٹھی چلانا نہیں آتا تو سوائے عورتوں کی طرح بیٹھنے اور بد دعائیں دینے کے تم کر ہی کیا سکتے ہو۔ یا یہ کہ دس بارہ ہزار کی تعداد میں جمع ہو کر چند نعرے مار لو گے کیا اس سے کام ختم ہو جائے گا۔ یا اگر احرار کے ٹائپ کے لوگ ہوئے تو وہ احمدیوں کو گالیاں نکال لیں گے اور کہہ دیں گے ان کا بیڑا غرق ہو اور وہ سمجھ لیں گے کہ جونہی انہوں نے کہا کہ احمدیوں کا بیڑا غرق ہو اسلام عرش پر پہنچ جائے گا۔ یہ سب لغو باتیں ہیں جن سے بچنا چاہیئے اور میں دیکھتا ہوں کہ آجکل۔ لوگ اپنے خون کے ساتھ دستخط کر رہے ہیں۔ مجھے یہ خبریں سن کر ہنسی آجاتی ہے۔ میں چند دن ہوئے اپنا خون ٹسٹ کروانے کے لئے لاہور ہسپتال میں گیا تھا انہوں نے میری پانچوں انگلیوں سے اسقدر خون نکالا کہ اس سے چالیس دستخط ہو سکتے تھے خون سے دستخط کرنے سے کیا انسان میں بہادری آجاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سنایا کرتے تھے

کہ ایک بیوقوف بادشاہ تھا۔ اس کے درباریوں نے اسے مشورہ دیا کہ فوج پر اتنا خرچ ہو رہا ہے اس کی کیا ضرورت ہے انہیں فارغ کر دیا جائے۔ جب لڑائی ہو گی قصائیوں کو بلا لیا جائیگا اور وہ اس کام کو سرانجام دیں گے۔ بادشاہ نے خیال کیا کہ چلو یہی روپیہ عیاشی میں خرچ کرونگا اس نے فوج کو توڑنے کے احکام صادر کر دیئے اور قصائیوں کو بلا کر انہیں حکم دیا کہ وہ ملکی دفاع کریں۔ جب اردگرد کے بادشاہوں کو اس کی حماقت کا علم ہوا تو انہوں نے ملک پر فوج کشی کر دی۔ بادشاہ نے تمام ملک کے قصائیوں کو حکم دیا کہ وہ دشمن کا مقابلہ کریں۔ قصائی اپنی چھریاں تیز کر کے باہر نکلے۔ وہ دو دو تین تین مل کر اور پینترے بدل کر ایک سپاہی کو پکڑتے اور اس کو قبلہ رخ لٹا کر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر اس کا گلا کاٹتے۔ انہوں نے دس پندرہ آدمیوں کو ہی مارا ہو گا کہ دشمن نے ان کے پندرہ بیس فی صدی آدمیوں کو قتل کر دیا۔ یہ دیکھ کر وہ سب دوڑتے ہوئے دربار میں حاضر ہوئے اور فریاد! فریاد! فریاد! پکارنے لگے۔ بادشاہ نے کہا کیا ہوا۔ انہوں نے کہا بادشاہ سلامت! بالکل بے انصافی ہو رہی ہے ہم تو دو تین مل کر بڑی استادی کے ساتھ ایک سپاہی کو پکڑتے اور اس کو قبلہ رخ لٹا کر ذبح کرتے ہیں لیکن وہ بے قاعدہ ہمیں قتل کرتے چلے جاتے ہیں۔ اتنے میں دشمن کی فوج آگئی اور انہوں نے بادشاہ کو قید کر لیا۔

غرض جو کام قاعدہ کے مطابق

کیئے جاتے ہیں وہی صحیح ہوتے ہیں۔ نعرہ ہائے تکبیر بلند کرنے سے کام نہیں ہوتا اور نہ ہی خون کے ساتھ دستخط کرنے سے کسی جرأت کا اظہار ہوتا ہے۔ کسی بزدل سے بزدل آدمی کو میرے پاس لے آؤ میں اس کے خون کے ساتھ ایک کیا کئی دستخط کرا دوں گا۔ خون کے نکالنے سے کیا تکلیف ہوتی ہے۔ نلکی لگائی اور خون نکال لیا۔ ایک دفعہ جتنا خون سوئی کے ساتھ باہر آجاتا ہے اس سے چالیس دستخط ہو سکتے ہیں۔ یہ کام فن سیکھنے سے ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ تم دس دس بیس بیس ہو کر خون کے ساتھ کھیلو پچاس یا سو آدمی آؤ یہ کہو کہ ہم نے جنگی کام کی پوری سکھلائی کر لی ہے تم ہمارا ٹسٹ لے لو تو تمہارا کام قدر کی نگاہ سے دیکھا جا سکتا ہے۔ خالی خون سے دستخط کرنا نہایت لغو چیز ہے۔ یہ کام دونوں طرف ہو رہا ہے۔ ہندوستان میں بھی مہا سبھائی اور سنگھ والے معاہدات پر

خون کے ساتھ دستخط

کر رہے ہیں اور پاکستان میں بھی بعض لوگوں کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے معاہدہ پر خون کے ساتھ دستخط کیئے ہیں۔ حالانکہ یہ نہایت معمولی بات ہے۔ ایک شخص کا خون نکال کر بغیر اس کے کہ اسے اس بات کا احساس ہو پچاس دستخط کیئے جا سکتے ہیں۔ پرانے زمانہ میں فصد لینے کا رواج تھا۔ اور فصد میں آدھ آدھ سیر خون نکلوایا جاتا تھا اور آدھ سیر خون سے لاکھوں دستخط کیئے جا سکتے ہیں۔ حکماء لوگوں کو یہ مشورہ دیتے تھے کہ موسم بہار کے شروع ہونے سے پہلے پہلے فصد لے لینی چاہیئے تا اس موسم کا جسمانی صحت پر کوئی اثر نہ ہو اور یہ فصد بادشاہ بھی نکلواتے تھے وزیر بھی نکلواتے تھے اور عوام بھی نکلواتے تھے۔ جالینوس نے بھی اپنی کتابوں میں فصد پر زور دیا ہے۔ اور بوعلی سینا نے بھی فصد پر زور دیا ہے۔ اگر یہ ایسی خطرناک بات ہوتی تو ایک گھٹیا سے گھٹیا اور بزدل سے بزدل آدمی فصد کیوں نکلواتا۔ خون کے ساتھ دستخط کرنے کا جرأت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں

جرأت کا تعلق

ارادہ اور عزم کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر تم آکر یہ بتاتے ہو کہ ہم نے دشمن کا مقابلہ کرنے کیلئے تیاری کر لی ہے اور ایک گھنٹہ روزانہ خرچ کر کے دو سال میں ٹریننگ مکمل کر لی ہے تو یہ بات بیشک قابل قدر ہو گی۔ ورنہ نعرے مار دینا یا خون کے ساتھ دستخط کر دینا ملک اور قوم کے لئے کسی صورت میں بھی مفید نہیں ہو سکتا۔ یہ بالکل لغو چیزیں ہیں۔ اور اگر دنیا ایسا کرتی ہے تو اسے کرنے دو۔ تم لغو باتوں سے الگ ہو جاؤ اور خواہ ملک کے لئے قربانی کا سوال ہو یا مذہب کے لئے وہ راستہ قربانی کا اختیار کرو جو خدا تعالےٰ نے مقرر کیا ہے۔ نہ نعرے ملک کے کام آتے ہیں نہ وعدے دین کے کام آتے ہیں ٹیکسوں کا صحیح ادا کرنا اور دفاع کے اصول سیکھنا ملک کے لئے ضروری ہے۔ اور چندوں کے وعدے کرنا اور پھر وقت پر ادا کرنا اور نیک نمونہ اور تبلیغ دین کیلئے ضروری ہے۔ تم میں سے بعض جب غیر احمدیوں سے بات کرتے ہیں تو ان کے منہ سے جھاگ آنے لگتی ہے کہ ہم نے فلاں ملک میں تبلیغ کی ہے۔ فلاں ملک میں مبلغ بھیجے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے تحریک جدید میں پانچ روپے کا حصہ بھی نہیں لیا ہوتا جس شخص نے سو روپیہ دیا ہوتا ہے وہ تو خاموش رہتا ہے لیکن جس نے اس میں سرے سے حصہ ہی نہیں لیا ہوتا وہ جب کسی غیر احمدی سے بات کرتا ہے تو اس کے منہ سے جھاگ آنے لگتی ہے۔ اگر یہ بات واقعی اچھی اور قابل فخر ہے کہ جماعت نے غیر ممالک میں مشن کھولے ہیں جن کے ذریعہ اسلام کی تعلیم کو پھیلایا جا رہا ہے تو تم تکلیف اٹھا کر بھی

تحریک جدید میں حصہ لو

یہ کوشش کرو کہ سوائے اشد معذورین کے سب لوگ اس میں حصہ لیں۔ کوئی ایسا آدمی جو مالی لحاظ سے اس تحریک میں حصہ لینے کے قابل ہے اس سے پیچھے نہ رہے اور پھر باہر کی جماعتوں میں اپنا نمونہ پیش کرو۔ میں نے اپنے گھر کے افراد کو چیک کیا ہے اور مجھے معلوم ہوا کہ پچھلے تین سالوں سے ہمارے خاندان کے افراد کی طرف سے بھی چندہ تحریک جدید کی وصولی کم ہوئی ہے۔ گو اس بات کا آپ کو پتہ نہیں لیکن مشہور ہے دل کو دل سے راہ ہوتی ہے خاندان مسیح موعودؑ کے دلوں کا رجود کی جماعت کے دلوں پر اثر پڑا اور انہوں نے بھی سستی کی اور پھر اذا فسدت فسد الجسد کلّہٗ جب مرکز ہی خرابی ہوئی دوسروں پر بھی اس کا اثر ہوا۔ پس تم کو کم سے کم جو چیز سامنے ہو اس کی تو تنظیم کر لینی چاہیئے۔ اور یہ کوئی مشکل امر نہیں۔ اگر آپ اپنی مکمل تنظیم کر لیں تو پھر آپ دوسری جماعتوں کو کہہ سکتے ہیں کہ ہم سب مہاجر ہیں شاذو نادر ہی ہم میں سے کوئی مقامی ہو۔ اگر ہم اتنی قربانی کر سکتے ہیں تو آپ کیوں نہیں کر سکتے۔ ہم نے کام کو بڑھانا ہے گرانا نہیں مگر اسے گرنے سے بچانا زیادہ مقدم ہے۔ بچہ پیدا کرنے کے لئے تم کیا کیا جتن نہیں کرتے۔ کئی احمدی دوا فروش حب اٹھرا بیچ رہے ہیں۔ اب کوئی شخص حب اٹھرا خرید لے اور ادھر بچے کا گلا گھونٹ دے تو اسے کون عقلمند خیال کرے گا۔ جب وہ حب اٹھرا پر رقم خرچ کرتا ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ بچہ کو بچانا چاہتا ہے۔ یہ نہیں کہ ایک طرف وہ حب اٹھرا خرید لے اور دوسری طرف وہ بچہ کا گلا گھونٹ دے۔ پس اگر یہ بات سچی ہے کہ تم لوگ

تمام دنیا کو مسلمان بنانا

چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ اگر تمہارا مخاطب دس بارہ لاکھ کا طبقہ ہے تو اسے کروڑ تک پہنچا دو۔ اگر تمہاری قربانی یہ نتیجہ پیدا نہیں کرتی تو تمہارا دعویٰ یقیناً جھوٹا ہے اور تم ساری دنیا کو ہرگز مسلمان نہیں کر سکتے۔

یوم تحریک جدید کے بعد

عہدیداران جماعت کی خدمت میں ضروری التماس

یوم تحریک جدید جماعت میں ایک حرکت پیدا کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اس حرکت سے فائدہ اٹھانا اب آپ کا کام ہے۔ یوم تحریک جدید کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی لدح پرور اور ایمان افروز تقریر جلد شائع کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کوشش فرمائیں کہ آپ کی جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو تحریک جدید میں شامل نہ ہو یا اس کے ذمہ بقایا ہو۔ احباب جماعت کے سامنے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے یہ الفاظ باربار دہراتے رہیں کہ:۔

"ایک دفعہ پھر میں آپ لوگوں سے خواہ مرد ہوں خواہ عورت خواہ بچے ہوں کہتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعودؑ کو مارنے کے لیئے دشمن جمع ہیں۔ اپنی غفلت چھوڑ دو۔ قربانی کو بڑھاؤ اور اس کی رفتار کو تیز تر کر دو۔ تحریک جدید کے چندوں کو جلد سے جلد ادا کر دو۔ سادہ زندگی اور پیسہ بچانے کی عادت ڈالو۔ اور تبلیغ کو وسیع کر دو۔ دنیا پیاسی مر رہی ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ارواح مومنوں کو روحانی جہاد کے لیئے آگے بلا رہی ہیں تم کب تک خاموش رہو گے؟ کب تک بیٹھے رہو گے؟ قربانی کرو اور آگے بڑھو اور اسلام کے جھنڈے کو بلند کر دو"

(وکیل المال تحریک جدید)

الدنیا سجن للمومن وجنۃ للکافر

از مکرم قاضی محمد بشیر صاحب فنا کودووال

(۴)

(۱۱)

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیوی زندگی کو کافروں کے لئے ایک جنت قرار دے کر بھی ایک وسیع اور لطیف مضمون بیان فرمادیا ہے۔

جنت کی زندگی ایک ابدی اور غیر فانی زندگی ہے مومن جب اس جنت میں جائیں گے تو وہ انعامات الٰہیہ کے مورد ہوں گے۔ اور وہ غیر فانی زندگی کو حاصل کریں گے۔ وہ زندگی ایسی زندگی ہوگی۔ جس کا انقطاع نہ ہوگا۔ ھم فیھا خلدون۔ اسی طرح کافر اس دنیا میں بستے ہیں۔ تو ان کو یہ خیال بھی نہیں آتا۔ کہ ہماری دنیاوی زندگی ایک عارضی زندگی ہے وہ اس عارضی زندگی کے بعد کسی اور زندگی کے قائل ہی نہیں۔ اُن کا اس دنیا میں عمل ان کے اس اندرونی چھپے ہوئے عقیدہ پر دلالت کرتا ہے۔ وہ یہی خیال کرتے ہیں۔ کہ ہماری یہ زندگی ایک دائمی زندگی ہے۔ ان کی نفسو ریذسری۔ ان کی گناہوں پر دلیری۔ ان کی خدا کے مرسلین کے ساتھ گستاخی و بے باکی۔ ان کا انبیاء کے ساتھ تمسخر (یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن) صاف اس امر کو بتاتا ہے کہ ان کو موت یاد نہیں۔ ان کو یہ خیال بھی نہیں کہ ہمنے موت کے بعد ایک محاسبہ کرنے والی ہستی کے سامنے جانا ہے۔ اور وہ اس امر کو محال تصور کرتے ہیں کہ ہم اس دنیا کو چھوڑ کر ایک نئی زندگی پائیں گے۔

ءَ اذا کنا ترابا ءَ انا لفی خلق جدید (سورہ رعد ع)

حتیٰ کہ کفار نے یہاں تک کہہ دیا "ان ھی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیا وما نحن بمبعوثین (سورہ مومنون ع۳)

پس کفار اسی زندگی کو زندگی سمجھتے رہتے ہیں۔ جس طرح مومن جنت کی زندگی کو ابدی اور غیر فانی سمجھتے ہیں۔ اسی طرح کفار اپنے اعمال اور اپنی گناہوں پر دلیری اور گستاخی سے ایسا عمل اختیار کرتے ہیں۔ کہ گویا ہمیشہ ہی یہاں رہیں گے۔ ان دو تین لفظوں میں معانی کا سمندر بھر دیا گیا اور کفار کے اخلاق و کردار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

(۱۲)

جنتی انسان جنت کی زندگی کے حصول کے بعد اس زندگی میں ایک ہمیشگی دوام اور بقا کا طالب ہوتا ہے اور اس کی خواہش ہوتی ہے۔ کہ زندگی تبدیل نہ ہو۔ کیونکہ اس نے ایک فنا کے بعد اس بقاء کو حاصل کیا ہوتا ہے۔ اور اب وہ موت کو طلب نہیں کرتا۔

اسی طرح کفار دنیا کی زندگی کے حاصل کرنے کے بعد یہی خواہش رکھتے ہیں۔ کہ وہ اسی زندگی میں اپنے دن گذاریں۔ وہ زندہ رہیں اور ایک نہ ختم ہونے والے زمانہ تک ان کا زندگی کا دور ہمیشہ جاری رہے۔ وہ کبھی ختم نہ ہو۔

ولتجدنھم احرص الناس علی حیوٰۃ ۔ ومن الذین اشرکوا یودّ احدھم لو یعمر الف سنۃ (سورہ بقرع۱۲)

کہ اُن مشرکین اور کفار میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ وہ دنیا میں زندہ رہے اور اس کی عمر ہزار سال ہو جائے اور موت ان کے قریب نہ آئے گویا جس طرح مومن جنت کی زندگی پر موت پسند نہیں کرتا۔ اور اس میں دوام اور ہمیشگی کا خواہشمند ہوتا ہے۔ اسی طرح کافر اس دنیا کی زندگی کو ہی پسند کریں گے۔ اور وہ اس زندگی پر موت کے آنے کو پسند نہیں کرتے۔

(۱۳)

جنت کی زندگی ایک اطمینان کی زندگی ہوگی۔ جو دکھوں سے خالی اور ایک مطمئن زندگی ہوگی۔ مؤمنین ایک نفس مطمئنہ کے ہمراہ جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ اور وہ اپنی اس زندگی پر مطمئن ہوں گے۔

یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربك راضیۃ مرضیۃ ۔ فادخلی فی عبٰدی وادخلی جنتی (فجر ع)

کہ اے نفس مطمئنہ تو اپنے رب کی طرف اس حالت میں لوٹ کہ تو راضی ہو۔ اور میرے بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں داخل ہو

پس جنت کی زندگی مومنین کے لئے ایک اطمینان کی زندگی ہوگی۔ انہوں نے دنیا میں لاکھ ستم سہے۔ ہزاروں صعوبتیں برداشت کیں۔ وہ تکالیف کی بھٹیوں میں جلائے گئے۔ مگر جنت میں وہ ایک پُر سرور اور اطمینان کی زندگی بسر کر رہے ہونگے

اسی طرح کفار جب اپنی دنیاوی زندگی کو گذار رہے ہوں۔ تو وہ اس زندگی پر راضی اور قانع ہوں گے۔ ان کی طبائع اس زندگی پر راضی ہوں گی۔ وہ خدا تعالےٰ کی لقا کی امید ہی نہ رکھتے ہوں گے۔ کیونکہ وہ اس عارضی اور فانی زندگی پر مطمئن ہوں گے۔ گویا حضورؐ نے اس ایک جملہ میں کفار کی اس خصلت کا بھی اظہار فرما دیا۔ کہ

"ان الذین لا یرجون لقاءنا ورضوا بالحیوٰۃ الدنیا واطمانّوا بھا" (یونس ع)

یعنی ایسے لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی لقاء کی امید نہیں رکھتے۔ اور دنیا کی عارضی اور فانی زندگی پر راضی ہوگئے اور اس زندگی پر انہوں نے اطمینان پکڑ لیا۔

گویا کفار خدا سے ملنے کی امید کی بجائے دنیا کی زندگی پر راضی ہو جاتے ہیں۔ اور وہ اس عارضی زندگی پر یوں اطمینان حاصل کر لیتے ہیں۔ کہ یہ دنیا ہی ان کا ملجا اور ماویٰ بن کر رہ جاتی ہے۔ اور یہ دنیاوی زندگی پر اطمینان اور دنیاوی زندگی پر ان کی رضا اور خوشنودی ہی ان کی بڑی کوتاہی ہے۔

پس مومن تو جنت کی زندگی پر مطمئن ہوتا ہے۔ لیکن کافر اس دنیاوی زندگی کو ہی اصل سامان زندگی سمجھتا ہے۔ اور اسی پر مطمئن ہو جاتا ہے۔

(۱۴)

جنتی انسان جنت میں ہر طرح کے انعامات الٰہیہ کے مورد ہوں گے۔ وہ جو خواہش کریں گے۔ ان کی خواہش پوری کی جائے گی۔ باغات اور نہریں ان کو مہیا کی جائیں گی۔ اور غم اور کلفت اور دکھ اور تکلیف سے دور ہوں گے۔ انہیں آرام و آسائش کی ہر چیز مہیا کی جائے گی جن کی تفاصیل کی ضرورت نہیں۔

اسی طرح اس میں یہ لطیف مضمون پوشیدہ ہے کہ اس دنیا میں کفار طرح طرح کے آرام و آسائش کے دن گزاریں گے۔ ان دنیا میں ہر قسم کے سامان دنیوی انکو عطا کئے جائیں گے۔ دنیا کے مالوں سے ان کی تجوریاں بھری ہوں گی۔ اور یہ دنیا ان کے لئے نمونہ جنت ہوگی۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آج بھی نصاریٰ اور یہود۔ اور دیگر کفار ہر طرح کے آرام و آسائش سے دن گذار رہے ہیں۔ ان کو ہر وہ نعمت حاصل ہے۔ جو انسانی دماغ میں آسکتی ہے۔ انگلینڈ اور امریکہ اور فرانس اور دیگر ممالک کو خود اس امر پر ناز ہے کہ ان کے ممالک جنت کی مانند ہیں

آج وہ اس جنت کے حصول پر خوش ہیں۔ اور دنیاوی ترقیات ان کے قدم چوم رہی ہیں۔ اور یہ دنیا ان کے لئے جنت بنا دی گئی ہے۔

المال والبنون زینۃ الحیوٰۃ الدنیا (سورہ کہف ع۶)

کہ مال اور بنون دنیاوی زندگی کے سامان ہیں۔ اور آج جمیع کفار اس دنیوی زندگی کے سامانوں سے آراستہ و پیراستہ ہیں۔

زین للذین کفروا الحیوٰۃ الدنیا ویسخرون من الذین اٰمنوا (بقرہ ع۲۶)

کہ دنیاوی زندگی کفار کے لئے باعث زینت ہے۔ آج یہ دنیا کفار کے لئے جنت بنی ہوئی ہے کفار کی دنیا کا ذرہ ذرہ پکار پکار کر اعلان کر رہا ہے مسلمان بے کس اور کمزور ہے۔ وہ تکالیف میں دن گذار رہا ہے۔ مگر کفر اپنے سارے دنیاوی آرام حاصل کر چکا ہے۔ حتیٰ کہ خود مسلمان کہلانے والوں میں مایوسی سی پھیلنے لگی۔ اور انہوں نے اس مایوسی کا اظہار بھی کر دیا۔

قہر تو یہ ہے کہ کافر کو ملے حور و قصور
اور بیچارے مسلماں کو فقط وعدہ حور

یہ تو ایک الگ مضمون ہے۔ جو اپنی ذات میں بہت پر لطف ہے۔ کہ کفار کو یہ جنت کیوں ملی۔ اور مسلمان کیوں کمزور ہیں۔ اسے تو جھوڑنا پڑتا ہے۔ یہاں صرف یہ اشارہ مقصود ہے کہ حضور انورؐ نے ہی تسلی دی۔ کہ کفار اس جہان میں ہر آرام اور دنیوی سامان کو پائیں گے۔ اور شادان اور فرحاں ہونگے گویا وہ ایک جنت میں ہوں گے۔

اور یہ تشبیہہ آنحضرتؐ نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل دے کر آنے والی قوموں کی اقتصادی حالت اور اُن کی اجتماعی حالت کا نقشہ کھینچ کر رکھدیا۔

یہ مضمون کافی لمبا ہے۔ میں نے مندرجہ بالا صرف چند اشارات اسبارہ میں کر دیئے ہیں۔ جتنا جتنا کوئی دوست غور کرے گا۔ وہ معلوم کرے گا۔ کہ حضور انورؐ کا یہ کلمہ الدنیا سجن للمومن و جنۃ للکافر اپنے اندر معانی کا ایک سمندر اور آنے والی قوموں کے حالات پر ایک بین تبصرہ ہے۔ اللہ تعالےٰ ہزار ہزار رحمتیں کرے۔ اس پاک وجود پر اللھم صل علےٰ محمد و علےٰ آل محمد

ناخواندہ اور کم تعلیم والے انصار جماعت احمدیہ کیلئے تعلیمی پروگرام

قواعد وضوابط انصار اللہ میں یہ لازمی قرار دیا گیا ہے۔ کہ طبقہ انصار میں جو بلحاظ زائد چالیس سالہ عمر کے تنظیم انصار میں شامل ہیں، کوئی شخص ایسا نہ ہونا چاہیئے جس کو سادہ قرآن کریم اور نماز کے معنی نہ آتے ہوں اور معمولی اُردو نوشت وخواند بھی نہ جانتا ہو۔ کیونکہ ایسے شخص کی نماز بالکل بے اثر ہوتی ہے۔ جس کو نماز کا مطلب اور معنی بھی نہ آتے ہوں۔ اور یہ بھی علم نہ ہو۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی پنج گانہ نماز میں کیا کچھ عرض معروض کر رہا ہے۔ اسی طرح روحانیت میں ترقی کے لئے تلاوت قرآن کریم بھی از بس ضروری ہے۔ اور موجودہ زمانہ کے زہریلے اثرات سے بچنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ جو اکثر اردو زبان میں ہیں۔ اور ان کتب کے مطالعہ کے لئے اردو نوشت وخواند سے واقف کرا دینا انصار کے پروگرام میں داخل ہے۔ اگرچہ جماعت احمدیہ میں خدا کے فضل سے ایسا طبقہ قلیل ترین تعداد میں ہے۔ مگر چونکہ یہ ایک مذہبی جماعت ہے۔ جو بھی اس سلسلہ میں داخل ہوتا ہے۔ اُس کی یہی نیت ہوتی ہے۔ کہ وہ روحانیت میں ترقی حاصل کر کے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرے لیکن روحانیت میں ترقی کے لئے بہت حد تک ناخواندگی اور کمی تعلیم بھی روک کا موجب بن جایا کرتی ہے۔ اس لئے تنظیم انصار میں ناخواندگی کا دور کرنا بھی پروگرام میں داخل کیا گیا ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں کے لئے تعلیمی پروگرام شائع کیا جاتا ہے۔

ایسے انصار جن کو سادہ قرآن کریم اور معمولی اردو نوشت وخواند بھی نہ آتی ہو۔ اور نماز کا ترجمہ بھی نہ جانتے ہوں۔ ان کو تین حصوں میں منقسم کیا گیا ہے۔

(اول) ایسے انصار جو بالکل ناخواندہ ہوں۔ جو نہ سادہ قرآن کریم جانتے ہوں۔ اور نہ معمولی اردو نوشت وخواند۔ اور نہ ہی ترجمہ نماز سیکھا ہوا ہو۔

(دوم) جو سادہ قرآن کریم تو جانتے ہیں لیکن اردو نوشت وخواند نہیں آتی۔ اور ترجمہ نماز بھی نہیں جانتے

(سوم) وہ لوگ جو معمولی اُردو نوشت وخواند سے تو آگاہ ہیں۔ لیکن قرآن کریم سادہ نہیں جانتے اور نماز کا ترجمہ بھی اچھی طرح نہیں آتا

پس ان تینوں معیار کے انصار کے لئے مندرجہ ذیل تعلیمی نصاب مقرر کیا جاتا ہے۔

قسم اول وسوم کیلئے :- یسرنا القرآن مکمل میعاد کورس چھ ماہ۔ ترجمہ نماز میعاد کورس دو ماہ

قسم دوم کیلئے :- اُردو قاعدہ اور اردو کی پہلی کتاب۔ لکھائی اردو کاپی سلیٹ وغیرہ مجوزہ سررشتہ تعلیم پنجاب۔ پاکستان۔ یا اردو قاعدہ کے حروف ابجد میعاد کورس چھ ماہ۔ ترجمہ نماز ۲ ماہ تک۔ اور عبارت تختی پر

اس نصاب کو جاری کرنے کے لئے جن جماعتوں میں مجالس انصار اللہ قائم ہو چکی ہیں۔ وہاں کے مہتمم صاحبان تعلیم وتربیت اور زعماء صاحبان انصار اللہ اور جن چھوٹی مجالس انصار اللہ میں الگ مہتمم صاحبان نہیں صرف زعماء ہی مقرر ہیں۔ تو صرف زعماء صاحبان ہی اس نصاب کو جاری کرنے کے ذمہ دار ہوں گے ذمہ دار ہیں۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے متذکرہ بالا اقسام کے ناخواندگان انصار کی فہرستیں تیار کر کے ان کی تعلیم کا مطابق قواعد وضوابط انصار مندرجہ ہدایات عہدہ داران انصار دفعہ ۵ مقامی حالات کے ماتحت تعلیمی قابلیت رکھنے والے خواندہ انصار کے ذریعہ انتظام کریں۔

یعنی پڑھنے والوں سے بھی اور پڑھانے والوں سے بھی کم از کم گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ روزانہ وقت وقف کروا کر اس نصاب کو جلد جاری کرایا جائے۔ آپ کی کوشش ایسی ہو۔ کوئی ناخواندہ انصار میں ایسا نہ رہے جن کی تعلیم کا انتظام نہ کیا گیا ہو۔ اور جو انتظام کیا گیا ہو۔ اُس کی اطلاع مرکز میں بھی آخر ستمبر تک بھجوا دی جائے۔ اس نصاب کا اجراء یکم اکتوبر سے ہوگا۔ اور آخر ستمبر ۵۲ء کو ختم ہوگا۔ اور نماز با ترجمہ کا نصاب آخر نومبر ۱۹۵۱ء کو ختم ہوگا جماعتوں کی طرف سے فہرستیں آنے پر امتحان لینے کے متعلق ہدایات بعد میں دی جا سکیں گی۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ شعبہ تعلیم وتربیت)

امتحان زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام امتحان کے آئندہ نصاب کے لئے قرآن مجید کا چوتھا پارہ اور کتاب "تبلیغی خط" مقرر ہوئی ہے۔ جس کی قیمت ۸/ ہے یہ امتحان ستمبر کے آخری ہفتہ میں ہوگا۔ مقررہ تاریخ کا دوبارہ اعلان کیا جائے گا۔ کتاب دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے مل سکے گی۔ تمام لجنات اماء اللہ سے گزارش ہے کہ وہ اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ ممبرات کو شامل ہونے کی تلقین کریں۔ اور امتحان دینے والی ممبرات کے نام دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اپنے بچوں کو اپنے کالج میں داخل کیجئے

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں تھرڈ ایئر بی اے بی۔ ایس سی۔ اور ففتھ ایئر ایم اے۔ ایم۔ ایس سی میں داخلہ انشاء اللہ ۲۴ ستمبر سے شروع ہوگا۔ فرسٹ ایئر ایف۔ اے۔ ایف ایس سی میں لیٹ فیس کے ساتھ داخلہ کے لئے صرف ۲۴ ستمبر مخصوص ہے

کالج کا سٹاف تجربہ کار۔ طلباء کی بہبود میں ذاتی دلچسپی لینے والا اور ان کا دلی ہمدرد رہے گا ہیں لیبارٹریز جدید ترین آلات سائنس سے آراستہ ہیں۔ نتائج بہترین اور تسلی بخش ہیں۔ ماحول سراسر تعلیمی اور فضا پرسکون ہے۔ اخراجات لاہور کے سب کالجوں سے کم ہیں۔ مستحق طلباء کو گرانقدر مالی امداد اور مراعات دی جاتی ہیں۔ تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیے کالج پراسپکٹس

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

قیمت اخبار جلد سے جلد بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں

جن احباب کی قیمت اخبار ستمبر ۱۹۵۱ء میں ختم ہے اُن کی فہرست اخبار الفضل مورخہ ۱۱۔ اگست ۱۹۵۱ء میں چھپ چکی ہے۔

بعض احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر آنی شروع ہوگئی ہے۔ بعض احباب ابھی بھجوانے کی فکر اور کوشش میں ہیں جو احباب وی پی کے انتظار میں ہوں۔ اُن کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وی پی کی انتظار نہ کریں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ اگر وقت کے اندر اندر اُن کی طرف سے قیمت نہ آئی۔ تو پرچہ ان کی خدمت میں تا وصولی قیمت نہیں بھجوایا جائے گا۔ وی پی کے ذریعہ قیمت دیر سے ملتی ہے بعض دفعہ دیر کا عرصہ سالوں کا بھی ہوتا ہے۔ ڈاکخانہ میں چالیس ۴۰ ہنتالیس ۴۵ وی پی کی رقم ۴۸ء سے پھنسی ہوئی ہے (مینیجر)

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں داخلہ

فرسٹ ایئر بی۔ اے۔ بی۔ ایس سی۔ نیز ایم۔ اے۔ ایم۔ ایس سی کلاسز میں داخلہ انشاء اللہ العزیز ۲۴ ستمبر بروز پیر شروع ہوگا۔ اور دس تک جاری رہے گا۔ فرسٹ ایئر ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس سی میں داخلہ کے لئے صرف ۲۴ ستمبر کا دن مخصوص ہوگا۔

تفصیلی کوائف کے لئے کالج پراسپیکٹس طلب فرمائیے۔

(مرزا ناصر احمد ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

۱۶ ستمبر (بروز اتوار) — یوم تبلیغ

امسال دوسرا یوم التبلیغ منائے جانے کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے ماتحت ۱۶ ستمبر ۱۹۵۱ء اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ پاکستان میں رہنے والے تمام احمدی احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے یہ سارا دن تبلیغ میں صرف کریں اس روز ایسی تنظیم کی جائے۔ کہ انصار اور خدام میں سے ہر فرد کے لئے فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے لئے مناسب پروگرام مقرر ہو۔ تبلیغ کے لئے ساری جماعت کو چھوٹے چھوٹے وفود میں منظم کیا جائے۔ اور ہر وفد کے لئے الگ گرد کے دیہات میں یا محلوں میں حلقہ مقرر کر کے انہیں حسب دستور بھیجا جائے۔ اس وقت حالات حاضرہ کے ماتحت ضرورت یہ ہے کہ برادران اسلام میں جہاد کی صحیح روح پیدا کی جائے۔ ہماری تبلیغ کا تعلق چند مسائل سے ہی نہیں۔ بلکہ اسلام کے سارے عقائد و احکام سے ہے۔ جن کی طرف سے مسلمان غافل ہیں۔ نمازوں کو سمجھ کر اور پابندی کے ساتھ ادا کرنا۔ بدعادات اور رسوم کو ترک کرنا۔ فضول خرچی سے اجتناب اور قومی ضرورتوں میں کھلے ہاتھوں خرچ کرنا اس قسم کے امور میں اصلاح ہماری تبلیغ کا مقصود ہونا چاہیئے اور اسی طرح جو غلط فہمیاں ہمارے خلاف پیدا کی گئی ہیں۔ ان کا ازالہ بھی کیا جائے۔ اور مناسب لٹریچر بھی تقسیم کیا جائے۔ اس کے لئے صیغہ نشر و اشاعت سے اشتہارات اور پمفلٹ منگوائے جائیں۔ وفود کو یہ ہدایت کر دی جائے کہ تبلیغ کے دوران میں اگر کوئی صعوبت پیش آئے۔ تو اسے بطیب خاطر برداشت کریں۔ پروگرام سے فراغت کے بعد جلسہ کیا جائے جن میں وفود کی رپورٹیں سنی جائیں۔ اور ایک ہفتے کے اندر اندر کارگذاری کی رپورٹ دفتر دعوۃ و تبلیغ کو بھجوا دی جائے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

درخواست ہائے دعا

ملک محمد دین صاحب خادم بعض مشکلات میں گرفتار ہیں۔ عبد الرحمٰن خان صاحب منڈی بورے والا کے والد صاحب پندرہ بیس روز سے ضعف معدہ سے بیمار ہیں۔ اور ان کے چھوٹے بھائی عبد الوہاب صاحب لاحق بخار بیمار ہیں۔ قریشی فصیح الدین صاحب جمیل کے برادر قریشی مسعود احمد صاحب آج کل لندن میں رائل پاکستان ایئر فورس کی زیر نگرانی ٹریننگ لے رہے ہیں۔

آفیسر کیڈٹ مبارک احمد خان صاحب ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ اور ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ ایم۔ اے حامد اشرف صاحب تاجر سانگلہ ہل گوجرہ پر ایک مقدمہ چل رہا ہے

فضل الٰہی صاحب چنیوٹی شاکر پور کا لڑکا احسان الٰہی پندرہ روز سے دانتوں کی تکلیف میں مبتلا ہے۔

گل محمد صاحب نائب مدرس ۱۱۲ چینی بارک ضلع منٹگمری کا لڑکا محمد علی روزگار کی تلاش میں ہے۔

شیخ محمد شفیع صاحب انصاری ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ کے لڑکے اور لڑکی عرصہ دراز سے تپ دق کی بیماری میں مبتلا ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔

میاں اللہ دتہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بارموسیٰ ضلع گجرات کی اہلیہ تقریباً ایک ماہ سے لاحق بخار بیمار ہیں

خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کی بچی امۃ الکریم ڈیڑھ دو ماہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔

محمد امام صاحب غوری حیدر آباد دکن عرصہ سے بیمار ہیں

محمد حسین خان صاحب صلعدار منٹگمری کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں

مندرجہ بالا تمام کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

نام کی تبدیلی

بندہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے نام "سیرجا" کی تبدیلی کے بارے میں تحریر کیا تھا۔ جس کے جواب میں حضور نے میرا نام "احمد سیرجا" تحریر فرمایا ہے اور تحریر فرمایا ہے کہ "احمد کے معنی بھی اچھے سے اچھے کے ہیں"۔ (خاکسار احمد سیرجا طالب علم جامعۃ المبشرین)

دعائے مغفرت ۔ قریشی افضال احمد صاحب پروپرائٹر بھاگلپور کی اہلیہ صاحبہ ۲ ستمبر ۱۹۵۱ء کو ایک لمبی بیماری کے بعد اوکاڑہ ضلع منٹگمری میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ (عبد اللہ ماجد بھول لفٹیننٹ صاحب ازسیالکوٹ)

ڈاکٹر مصدق اور شاہ ایران کے درمیان تعلقات کشیدہ ہو گئے؟

لندن ۱۴ ستمبر۔ طہران کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مصدق کابینہ کے ٹوٹ جانے کے متعلق ایرانی کھلم کھلا گفتگو کر رہے ہیں۔ اعتدال پسندوں کو امید ہے کہ شاہ ان کے حق میں مداخلت کریں گے۔ کیونکہ ڈاکٹر مصدق کے اس الزام کے بعد کہ دربار نے برطانوی ایجنٹوں کو پناہ دے رکھی ہے شاہ کے وزیر اعظم سے تعلقات خراب ہو گئے ہیں۔

ایرانی حکومت نے حزب مخالف کے اخبارات کو متنبہ کیا ہے۔ اگر قومی اتحاد میں انتشار پیدا کرنے کی غرض سے اسی طرح حملے اور دشنام طرازی جاری رہی تو ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ امریکی مبصروں کا خیال ہے کہ مسٹر ایوریل ہیری مین ایران کے برطانیہ کے نام "ملک چھوڑ دو" کا الٹی میٹم برطانیہ کو روانہ نہیں کریں گے (استار)

کیا ڈاکٹر گراہم دوبارہ پاکستان آئیں گے

لنڈن ۱۴ ستمبر اقوام متحدہ کے مقرر کردہ ثالث ڈاکٹر گراہم کی ناکامی کے متعلق جو افواہیں گشت کرنے لگی ہیں انہیں یہاں کے مبصرین قبل از وقت تصور کرتے ہیں۔

ڈاکٹر گراہم کے مشن کا وقت پورا ہونے میں ابھی مزید تین ہفتے باقی ہیں اور گراہم کی روانگی سے خیال ہوتا ہے کہ ممکن ہے وہ دوبارہ اس برصغیر کو واپس آئیں۔

یہ قیاس کرنے کی کوشش لاحاصل ہے کہ وہ حفاظتی کونسل کے سامنے کیا تجویز پیش کریں گے سب سے اہم بات یہ ہے کہ رپورٹ مکمل ہونے تک جو تین ہفتے باقی ہیں ان میں صورت حال زیادہ بگڑنے نہ دی جائے۔ اس وقت فضا میں وہ کشیدگی نہیں ہے جو ایک ماہ پیشتر تھی۔ اگرچہ دفعۃً بھی حالات دوبارہ خراب ہو سکتے ہیں۔ (استار)

پاکستان کے طول و عرض میں عید الاضحیٰ کی تقریب

۱۳ ستمبر۔ آج پاکستان بھر میں مسلمانوں نے عید الاضحیٰ کی تقریب منائی۔ قربانیاں دیں۔ اس موقعہ پر مسلمانان کشمیر و فلسطین کی آزادی کیلئے دعائیں کرنے کے علاوہ پاکستان کے تحفظ کیلئے ہر ممکن قربانی کرنے کے عزم کا اظہار بھی کیا گیا۔

کراچی میں عید کا سب سے بڑا اجتماع عیدگاہ کے میدان میں ہوا جس میں حکومت کے زعماء بھی شریک ہوئے۔ عید کے بعد قائد اعظم کے مزار پر دعائیں کی گئیں۔

پنجاب کے گورنر اور کابینہ کے ارکان نے شاہی مسجد لاہور میں نماز عید ادا کی۔ شاہی مسجد کے علاوہ منٹو پارک۔ یونیورسٹی گراؤنڈ اور دیگر مختلف مقامات پر بھی نماز عید ادا کی گئی۔ پشاور راولپنڈی ڈھاکہ اور کوئٹہ میں بھی یہ تقریب بڑے تزک و احتشام سے منائی گئی۔

ڈاکٹر گراہم جنیوا روانہ ہو گئے

کراچی ۱۳ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم ہوائی جہاز میں کراچی سے جنیوا روانہ ہو گئے۔ آپ کے عملہ کے ارکان اور مشیر بھی ہم سفر ہیں۔ ڈاکٹر گراہم ۳۰ جون کو برصغیر پاکستان و بھارت پہنچے تھے۔ دوران قیام میں جو انہوں نے مصالحانہ کوششیں کیں ان کی نوعیت ابھی تک پردہ اخفا میں ہے۔

جب ان سے ان کے مشن کی ناکامی یا کامیابی کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ سر دست میں اس سلسلہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ آپ نے بتایا کہ وہ جنیوا جا رہے ہیں۔ جہاں وہ حفاظتی کونسل کو پیش کرنے کے لئے اپنی رپورٹ تیار کریں گے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ یہ رپورٹ ماہ رواں کے اختتام تک حفاظتی کونسل کو پیش کر دی جائے گی

آپ کے مشن کی مقررہ میعاد ۳۰ ستمبر کو ختم ہوتی ہے۔ آج تیسرے پہر آپ نے پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ اگرچہ میرے پاس کوئی خاص خبر نہیں تاہم میں چوروں کی طرح رات کی تاریکی میں کھسک جانا نہیں چاہتا اور اسی مقصد کیلئے میں نے آپ کو تکلیف دی ہے تاکہ آپ سے روانگی سے قبل ملاقات کر سکوں۔ آپ نے پاکستان کی حکومت عوام اور اخبارات کے تعاون اور محبت کا شکریہ ادا کیا۔

نہرو کانگرس کا انتخابی ٹکٹ نہیں لیں گے

لکھنؤ ۱۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت نہرو پنڈت پنت اور بابو پرشوتم داس ٹنڈن میں سے کسی نے بھی صوبائی اسمبلی یا پارلیمنٹ کیلئے کانگرس ٹکٹ حاصل کرنے کی غرض سے درخواست نہیں دی ہے تاہم عاملہ کانگرس ان سے ٹکٹ لینے کی درخواست کرے گی۔